وتر میں دعائے قنوت کے کچھ الفاظ بھولے سے رہ جائیں تو کیا حکم ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12508

تاریخ اجراء: 04 ربیع الثانی 1444ھ / 31 اکتوبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں نے دعائے قنوت یاد کی ہے، مگر جب میں وتر کی نماز ادا کرتا ہوں، تو اکثر اس میں سے یہ الفاظ (و نسجد و الیک نسعی) بھول جاتا ہوں، میں بہت کوشش کرتا ہوں ، لیکن پھر بھی یہ الفاظ رہ جاتے ہیں۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ ان الفاظ کے بھول جانے پر سجدہ سہو کرنا ضروری ہے یا ویسے ہی نماز ہو جائے گی؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وتر میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے اور اس سے مراد مطلق دعا ہے جو قلیل و کثیر سب کو شامل ہے، لہٰذا مشہور دعائے قنوت پڑھی لیکن اس کے کچھ الفاظ (و نسجد و الیک نسعی) پڑھنے سے رہ گئے، تو اس صورت میں بھی واجب ادا ہو جائے گا اور سجدۂ سہو لازم ہوئے بغیر نماز درست ہو جائے گی، البتہ دعائے قنوت یاد کرنے کی مزید کوشش جاری رکھی جائے تاکہ وتر میں مکمل دعائے قنوت پڑھنا ممکن ہو سکے کہ اگرچہ بعض دعائے قنوت سے بھی واجب ادا ہو جائے گا، لیکن دعائے قنوت کو مکمل پڑھنا مستحب و مندوب ہے۔

نماز کے واجبات بیان کرتے ہوئے علامہ علاؤ الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”وقراءة قنوت الوتر وهو مطلق الدعاء“ یعنی وتر میں قنوت پڑھنا واجب ہے اور وہ (قنوت) مطلق دعا ہے۔ (الدر المختار، جلد2، صفحہ 200، مطبوعہ: کوئٹہ)

مشہور دعائے قنوت میں سے بعض دعا بھی پڑھ لی، تو واجب ساقط ہو جائے گا۔ ردالمحتار میں ہے:”ان المراد بالقنوت هنا الدعاء الصادق على القليل والكثير “یعنی یہاں قنوت سے مراد وہ دعا ہے، جو قلیل و کثیر پر صادق آئے۔(ردالمحتار، جلد2، صفحہ540، مطبوعہ: کوئٹہ)

علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ ردالمحتار میں فرماتے ہیں:”ان كان قرا بعضه حصل المقصود به لان بعض القنوت قنوت “یعنی اگر نمازی نے بعض دعائے قنوت پڑھ لی، تو مقصود (یعنی واجب) حاصل ہو جائے گا ، کیونکہ بعض قنوت بھی قنوت ہے۔(ردالمحتار، جلد2، صفحہ541، مطبوعہ: کوئٹہ)

علامہ ابراہیم بن مصطفی حلبی رحمۃ اللہ علیہ تحفۃ الاخیار میں اور شیخ علامہ احمد بن محمد طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ طحطاوی میں فرماتے ہیں (واللفظ لطحطاوی):”ان القنوت ليس بمؤقت ولا مقدر يعني فحيث قرأ بعض دعاء القنوت اتى بالواجب “یعنی قنوت کی کوئی خاص دعا معین نہیں اور نہ اس کی کوئی مقدار، یعنی جب بعض دعائے قنوت بھی پڑھ لی، تو واجب کو ادا کرنے والا کہلائے گا۔(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر، جلد2، صفحہ400، مطبوعہ :بیروت)

ردالمحتار میں ہے:”وما أتى به منه كاف في سقوط الواجب **وتكميله مندوب** “یعنی دعائے قنوت کا بعض حصہ بھی ادا کر لیا، تو سقوطِ واجب میں کافی ہو گا اور دعائے قنوت کی تکمیل مستحب ہے۔(ردالمحتار، جلد2، صفحہ 540، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم